بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۱۶۷

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم اتوار
The Daily
ALFAZL
RABWAH
فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۱۳ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ یکم احسان ۱۳۴۸ ہش یکم جون ۱۹۶۹ء	نمبر ۱۲۵

اخبار احمدیہ

—● ربوہ ۳۱ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

—● ربوہ ۳۱ ہجرت۔ حضور ایدہ اللہ نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے اپنے بعض گزشتہ خطبات کے تسلسل میں جن میں حضور نے حقیقی عبادت کے گیارہ عملی تقاضوں پر وضاحت سے روشنی ڈالی تھی۔ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے واضح فرمایا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں ان گیارہ عملی تقاضوں کو پورا کرنا ضروری ہے۔ بعدہٗ حضور نے سورۃ زخرف کی آیت ۳۳ اَھُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّکَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَھُمْ مَّعِیْشَتَھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ... الخ کی روشنی میں واضح فرمایا کہ اسلام کے پیشکردہ معاشی نظام میں بھی ان گیارہ عملی تقاضوں کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ حضور نے تمہید کے طور پر اسلام کے اقتصادی نظام کے ان بنیادی پہلوؤں کو واضح فرمایا جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں واضح فرمایا ہے۔ حضور نے بتایا کہ حضور اسلام کے اقتصادی نظام کی فضیلت اور افادیت پر آئندہ خطبات میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر دُنیا میں مثالی معاشرہ کا قیام عمل میں آسکتا ہے

حضور کے پیشکردہ اقتصادی نظام میں دُنیا کی موجودہ اقتصادی مشکلات کا مکمل حل موجود ہے

آپ پر بکثرت درود پڑھنے سے خدا تعالیٰ اور فرشتوں کی محبت حاصل ہوتی اور فیوض و برکات کے دروازے کھلتے ہیں

سرورِ کائنات کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مقدسہ پر ربوہ کے عظیم الشان جلسہ میں علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ — ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۹ ہجری مطابق ۲۹ مئی ۱۹۶۹ء بروز جمعرات، لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی زیر صدارت بہت وسیع پیمانہ پر ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں سرورِ کائنات فخرِ موجودات جامع جمیع حسنات و کمالات اولین و آخرین کے سردار خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مقدسہ پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علمائے کرام نے ایمان افروز تقاریر کرکے حضور کے انتہائی رفیع الشان مقام حضور کی فہم و ادراک سے بالاشان درخلق اور حضور کے احسانات حضور کے ساتھ عشق و محبت اور حضور کی پیروی اور اتباع کی عظیم الشان برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی نیز خوش الحان احباب نے حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی و اردو کلام سنانے کے علاوہ متعدد شعراء نے اپنا تازہ نعتیہ کلام پیش کرکے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اُس روز ربوہ کے جملہ تعلیمی اداراجات نیز صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقف جدید اور فضل عمر فاؤنڈیشن کے جملہ دفاتر اور صیغہ جات میں عام تعطیل کا اعلان کیا گیا تھا۔ چنانچہ اہل ربوہ محبت و عشق کے جذبہ سے سرشار ہو کر بہت کثیر تعداد میں جلسہ میں شریک ہوئے۔ اس طرح انہیں آنحضور کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مقدسہ کے ان اذکار مقدس سے مستفیض ہونے کا موقع ملا چونکہ پردہ کا انتظام تھا۔ اس لئے مستورات نے بھی شریک ہو کر استفادہ کیا۔

جلسہ ٹھیک ۸ بجے صبح تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم صالح محمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی نظم ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بعد ازاں صدر جلسہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے احباب کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر علمائے سلسلہ کی تقاریر توجہ سے سننے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور پیروی اختیار کرکے حضور کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین فرمائی نیز احباب کو توجہ دلائی کہ وہ جلسہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا تذکرہ سننے کے دوران اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھیں اور بکثرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہیں۔ آپ نے جلسہ کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعا

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ
سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

کا ورد جاری رکھنے کی تلقین کی۔

آپ کے ان مختصر صدارتی ارشادات کے بعد سب سے پہلے محترم نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

کے موضوع پر تقریر کی آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرت مقدسہ کے متعدد واقعات بیان کرکے ثابت کیا کہ حضور نے ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے ہر شعبہ زندگی میں بہترین عملی نمونہ پیش فرمایا ہے چنانچہ حضور کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر دنیا میں بہترین معاشرہ کا قیام عمل میں آسکتا ہے اور پریشان حال دنیا صلح و آشتی کا گہوارہ بن سکتی ہے آپ نے تقریر کے آخر میں بعض نامور مغربی مفکرین کی تحریرات کے اقتباس بھی پڑھ کر سنائے جن میں ان خیالات کا اظہار کیا گیا تھا کہ اگر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) دنیا میں دوبارہ تشریف لے آئیں اور کل دنیا کی زمام اقتدار آپ کو سونپ دی جائے تو تمام مسائل جو عقدۂ لاینحل کی صورت اختیار کر چکے ہیں۔ بخیر و خوبی حل ہو جائیں اور دنیا حقیقی امن اور حقیقی خوشحالی سے ہمکنار ہوئے بغیر نہ رہے۔

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیش کردہ اقتصادی نظام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر اور اس ضمن میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونہ کو پیش فرما کر وضاحت سے ثابت کیا کہ عوامل پیداوار، دولت کی تقسیم، حق ملکیت کی تعیین، آجر و مزدور کے تعلقات، اکتناز اور احتکار کے سدّ باب سے متعلق حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی پُرحکمت ہدایات دی ہیں اور از خود ان پر اس خوبی سے عمل کرکے دکھایا ہے کہ اگر حضور کے پیش کردہ اقتصادی نظام کو ... کر دیا جائے تو کسی بھی ملک کے ... مسائل آسانی حل ہو سکتے ہیں۔ ... آج دنیا کے بعض مملکتوں میں جن اقتصادی مسائل

(باقی دیکھئے صفحہ ۸ پر)

خطبہ جمعہ

تحریک جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک عظیم یادگار ہے

احباب اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور ان الٰہی برکتوں کا احساس کریں جو اس کے نتیجہ میں ہمیں حاصل ہوئی ہیں

اس سال گزشتہ سال کی نسبت وعدوں میں کمی ہے اس لئے دوست وعدے لکھوانے کی طرف فوری توجہ دیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۳ ہجرت ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۳ مئی ۱۹۶۹ء
بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

چند دن سے مجھے سر درد کی تکلیف تھی لیکن کل یہ تکلیف بہت شدت اختیار کر گئی۔ اس وقت کچھ افاقہ ہے۔ میں اس وقت مختصراً جماعت کو ایک اہم بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اور وہ تحریک جدید کے چندوں کے وعدے اور ان کی ادائیگی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے

تحریک جدید کی شکل میں اپنی ایک عظیم یادگار

چھوڑی ہے اور اس کے جو نمایاں پہلو ہمارے سامنے آتے ہیں ان میں سے ایک نمایاں پہلو تو تربیتِ جماعت کا ہے۔ آپ ایک لمبا عرصہ اسلام کی ضروریات جماعت کے سامنے رکھ کر جماعت کو آہستہ آہستہ تربیت اور قربانی اور ایثار کے میدانوں میں آگے سے آگے لے جاتے چلے گئے۔

دوسرا نمایاں پہلو جس وقت تحریک شروع ہوئی تھی اس وقت تو پاکستان نہیں تھا۔ پاک و ہند اگر کہہ دیا جاتے تو دونوں زمانوں کی طرف اشارہ ہو جائیگا۔ پاک و ہند سے باہر جماعتوں کا قیام ہے۔ ۱۹۳۴ء میں جب یہ تحریک شروع ہوئی تھی۔ بیرون پاک و ہند بہت کم جماعتیں تھیں۔ ایک آدھ ملک میں کچھ لوگ احمدیت سے متعارف اور اس کی حقانیت کے قائل تھے۔ لیکن تحریک جدید کے اجرا کے ساتھ (جو یقیناً الٰہی تحریک ہے) بڑی کثرت سے مختلف ممالک میں جماعت ہائے احمدیہ قائم ہوئیں۔ پھر ان کی تربیت ہوئی اور اب آپ سے (جو مرکز میں رہنے والے ہیں یا مرکز جس ملک میں ہے وہاں کے باشندے ہیں) وہ کسی صورت میں بھی پیچھے نہیں ہیں۔ یہاں بھی کمزور احمدی پائے جاتے ہیں غیر ممالک میں بھی کمزور احمدی پائے جاتے ہیں۔ لیکن جس رنگ کا اخلاص فدائیت اور بے نفسی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق ہمیں جماعت احمدیہ کی بھاری اکثریت میں یہاں نظر آتا ہے اسی طرح بیرون ملک کی جماعتوں میں بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ پھر جس طرح

ہماری حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں

اللہ تعالیٰ ہم سے پیار کرتا اور اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے۔ اسی طرح ان لوگوں سے بھی وہ اپنی محبت اور پیار کا اظہار کرتا ہے۔ ہم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں رہا۔ آج تو یہ ایک ایسی واضح حقیقت ہے جو ہمیں نظر آ رہی ہے۔ لیکن ۱۹۳۴ء میں یہ ایک ایسا تخیل تھا کہ اگر آج کی تصویر لوگوں کے سامنے رکھ دی جاتی تو ان کی اکثریت اس کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوتی مگر اس مرد اولوالعزم ؓ نے اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے یہ کام شروع کیا اور خدا تعالیٰ نے اس میں بڑی برکت ڈالی۔

تیسری نمایاں چیز

جو ہمیں تحریک جدید کے کام میں نظر آتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ غیر مذاہب کو اس کی وجہ سے اور اس کے کاموں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ اور وہ جو اپنی جہالت اور عدم علم کی وجہ سے اسلام کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ آج وہ اسلام کے عقلی دلائل اور اسلام کی تاثیرات روحانیہ اور تائیدات سماویہ سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ ایک انقلاب عظیم بپا ہو گیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ابھی بہت سا کام کرنا ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اس

عظیم انقلاب کی ابتدائی شکل

ظاہر ہو گئی ہے۔ اس کی تکمیل میں کچھ وقت لگے گا یعنی جب ہم ان اقوام کے دل اپنے اور ان کے رب کے لئے جیت لیں گے اور ساری دنیا میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جانے لگے گا اور اسلام مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جائے گا۔

بہرحال

اس انقلابِ عظیم کے آثار

ہمیں نظر آرہے ہیں اور یہ بھی حیران کن ہیں۔ انقلاب مختلف مدارج میں سے گزرتا ہے۔ ایک دَور اس کا یہ ہے اور وہ بھی عقل کو حیرانی میں ڈالنے والا ہے کہ آج سے چند سال پہلے اسلام کے خلاف اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف منکرینِ اسلام کس طرح متکبرانہ غرّاتے تھے اور آج وہی لوگ ہیں جو احمدی مربیوں اور مبلغوں سے بات کرتے ہوئے بھی گھبراتے ہیں۔ اور بات کرنے سے کتراتے ہیں۔ اور تحریکِ جدید کے کام کا یہ حصہ جو ایک نمایاں خصوصیت کے رنگ میں ہمیں نظر آتا ہے اس کے ساتھ یہ کام بھی ہوا ہے کہ ان ممالک میں قرآنِ کریم اور اس کی تفسیر کی بڑی کثرت سے اشاعت کی گئی ہے لیکن ابھی بہت روپے کی ضرورت ہے۔ ابھی بڑے فدائی مبلغوں کی ضرورت ہے۔ ابھی بڑی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ابھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے بڑے مجاہدہ کی ضرورت ہے تاکہ ہم انتہائی اور آخری کامیابی دیکھ سکیں۔ لیکن جو کام ہوا ہے وہ بھی معمولی نہیں۔ تراجم ہو گئے۔ اسلامی تعلیم سے واقفیت ہو گئی۔ تفسیر پڑھنے لگے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ یورپ کے ملکوں میں رہنے والے ہمارے احمدی بھائیوں سے اگر آپ کسی مسئلہ پر بات کریں تو وہ ڈاگمہ کی طرح سامنے نہیں بیٹھے ہوتے بلکہ اگر آپ سے کوئی غلطی ہو جائے، وہ قرآنِ کریم کی کوئی آیت یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث پیش کرکے آپ کی بات کو رَدّ کرتے ہیں۔ غرض انہوں نے اسلام اور احمدیت کو علیٰ وجہ البصیرت قبول کیا ہے اور اس سے ان کے دل میں اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت پیدا ہوئی۔ بڑے شوق سے علم قرآن کو سیکھا اور اب وہ بڑے دھڑلے کے ساتھ ہر جگہ اسلام کی تعلیم اور قرآنِ کریم کے علوم کو پیش کرتے ہیں اور خدا کے فضل سے غالب آتے ہیں۔

پس

قرآنِ کریم کے تراجم اور تفسیر کی اشاعت

یہ بھی ایک نمایاں کام ہے جو تحریکِ جدید کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مخلصین جماعت سے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ہم ہمیشہ ہی بھوکے ہیں اور کسی مقام پر دل تسلّی نہیں پکڑتا کیونکہ غیر متناہی ترقیات کے دروازے ہم پر کھولے گئے ہیں۔ ہر نئے دروازے میں داخل ہونے کے بعد اس سے اگلے دروازے میں داخل ہونے کو ضرور دل چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت کو ہی (اگر وہ مسخ نہ ہو چکی ہو) ایسا بنایا ہے۔

بہرحال ہمیں ترقی کے میدان آگے نظر آرہے ہیں (اللہ کی رحمت سے) اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نہ مٹنے والے نشان ہمیں پیچھے نظر آرہے ہیں۔ تحریکِ جدید کی یہ ایک نمایاں خصوصیت ہمیں نظر آتی ہے۔ اور بھی بہت سی خصوصیات ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا ہے سردرد کی وجہ سے مَیں اس وقت زیادہ تفصیل میں نہیں جا سکتا۔

جماعت کو مَیں اس وقت اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں

کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک بہت بڑی نشانی تحریکِ جدید کی شکل میں اپنے پیچھے چھوڑی ہے۔

آپؓ کے وصال کے بعد جماعت کے مشورہ سے ہم نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی اور اس کے لئے جماعت نے مالی قربانیاں دیں اور اس کے سپرد بعض کام بھی کئے گئے ہیں لیکن تحریکِ جدید کے مقابلہ میں یہ مالی قربانیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ جتنی اس وقت تک تمام دنیا کے احمدیوں نے تحریکِ جدید کے لئے مالی قربانی دی ہے شاید اس کا بارھواں یا پندرھواں یا بیسواں حصہ بھی فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی مالی قربانی نہ ہو۔ کام بھی اس (فضلِ عمر فاؤنڈیشن) کے محدود ہیں اور اس کے وعدوں کی وصولی کا زمانہ بھی ۳۰۔ جون کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے آپ اس کی طرف زیادہ توجہ دیں (مَیں یہ نہیں کہتا کہ تحریکِ جدید کی طرف توجہ نہ دیں۔ ہماری بھاری اکثریت ایسی ہے کہ جو دونوں تحریکوں کے وعدے پورے کر سکتی ہے۔ لیکن) بہرحال ۳۰۔ جون کو فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا کھاتہ تو بند ہو جائے گا لیکن تحریکِ جدید کا کھاتہ تو نہ اس سال بند ہوگا اور نہ اگلے سال۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا اور بھی بہت ساری تحریکیں خلفائے جماعتِ احمدیہ کے ذریعے جاری کرے گا۔ اس میں دوست کبھی کسی شکل میں اور کبھی کسی شکل میں مالی قربانی بھی دیں گے۔

اب مَیں نے وقفِ عارضی کی جو تحریک کی ہے اگر ایک ہزار آدمی پندرہ دن کے لئے باہر جائے تو اُن کے کرایہ کا خرچ ان کے زائد کھانے کا خرچ وغیرہ ملا کر لاکھوں کی رقم بن جاتی ہے لیکن اس کی شکل ایسی ہے کہ جو کسی حساب یا چندے میں نہیں آتی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ظاہر اور باطن خرچ کی ہدایت دی گئی ہے خدا تعالیٰ نے اس کے لئے یہ ایک راستہ کھول دیا ہے کہ تحریکِ جدید میں تم ظاہری طور پر چندے دیتے ہو۔ یہ اعلانیہ چندے ہیں ریکارڈ ہوتے ہیں۔ چھپتے ہیں۔ رپورٹیں پڑھی جاتی ہیں۔ لیکن کچھ ایسے خرچ بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں کئے جاتے ہیں جو علانیہ نہیں ہوتے بلکہ سِرّاً ہوتے ہیں۔ وقفِ عارضی کی مالی قربانی کی طرح۔

تحریکیں تو ہوتی رہیں گی

لیکن بہت سی تحریکیں ایک خاص وقت پر شروع ہوتی ہیں لیکن وہ چلتی چلی جاتی ہیں جب تک کہ قوم زندہ رہے اور وہ اپنی آخری اور انتہائی فلاح کو حاصل نہ کرلے۔ تحریکِ جدید بھی اسی قسم کی تحریکوں میں سے ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ وقفِ عارضی کو بھی اسی طرح چلنا چاہیئے۔ اَور تحریکیں بھی اپنے وقت پر ہوتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اس مقام سے گرنے سے بچانے کے لئے جہاں وہ آج پہنچ چکے ہیں ان کے اُوپر اُٹھانے کا سامان کر دیا ہے۔ دماغ میں ایک بات آتی ہے پیش کر دی جاتی ہے۔ بشاشت سے قبول کی جاتی ہے اور کام شروع ہو جاتا ہے۔

اس سال ممکن ہے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا سال ختم ہونے کی وجہ سے

تحریکِ جدید کے وعدوں میں کمی

ہو۔ تحریک جدید کے وعدے پچھلے سال کے وعدوں تک بھی نہیں پہنچے۔ قریباً بیس ہزار روپے کا فرق ہے۔ گزشتہ سال پانچ لاکھ نوّے ہزار کے وعدے تھے۔ اس سال اس وقت تک پانچ لاکھ ستّر ہزار کے وعدے ہوئے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ یہ پانچ لاکھ نوّے ہزار کے وعدے مارچ اپریل تک ہوئے اور ابھی وعدے لکھوانے میں اور ادائیگیوں میں بھی بڑا وقت ہے لیکن ہم نے اپنے سامنے جو ایک Target رکھا ہے یعنی ہم نے جو فیصلہ کیا ہے کہ تحریکِ جدید میں اتنی رقم جمع ہو یا کستان کی جماعت کو وہ جمع کرنی چاہیئے اور یہ طے شدہ منصوبہ سات لاکھ نوّے ہزار کے بجٹ پر مشتمل ہے اس کے مقابلہ میں یہ وعدے بہت کم ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے اپنے ایک خطبہ میں بتایا تھا کہ جماعت میں استعداد ہے کہ وہ تحریک کا سات لاکھ نوّے ہزار کا بجٹ پورا کر سکے۔ اگر وہ

تحریکِ جدید کی اہمیّت کو سمجھیں

اگر وہ ان الٰہی برکتوں کا احساس رکھیں جو تحریکِ جدید میں معمولی اور حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ سے ہم نے حاصل کی ہیں۔ اگر وہ اسلام کی ضرورت کو پہچانیں اور یہ یقین رکھیں کہ ضرورتِ وقت سے شاید ہزارواں حصّہ بھی نہیں جو ہم دے رہے ہیں لیکن جتنا ہم دے سکتے ہیں وہ ہمیں دینا چاہیئے تاکہ جو ہم نہیں دے سکتے اور جس کی ضرورت ہے اس کو اللہ تعالےٰ اپنے فضل اور اپنی برکت سے پُورا کر دے۔ پس

وعدوں کے لکھوانے کی طرف فوری توجہ دیں

اور پھر ۳۰ر جون کے بعد وصولیوں میں زیادہ تیزی پیدا ہو جائے گی اللہ تعالےٰ ہم سب کو مجھے بھی اور آپ کو بھی اپنی ذمّہ داریوں کے سمجھنے اور ان کے ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔

○

اپنی بگڑی ہوئی تقدیر بنانے والے
ہم غریبوں کو محمدؐ سے ملانے والے
تیرے احسانوں کا ہو شکر بھلا کیسے ادا؟
فرش سے عرش تلک جلوہ دکھانے والے
ارضِ یثرب! تیری عظمت پہ ہیں افلاک جھکے
شاہِ لولاک کو سینے پہ بسانے والے
اِک نظر شاہدِ تشنہ کی طرف بھی آقا
آبِ کوثر سے بھرے جام پلانے والے

(دوست محمد شاہد)

مخلصینِ جماعت کیلئے لمحۂ فکریہ

آج سے پندرہ سال پہلے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اُن ناخوشگوار اثرات کا ذکر فرمایا تھا جو تحریکِ جدید کے مالی جہاد کی طرف کما حقّہٗ توجہ نہ کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتے نظر آ رہے تھے۔ مخلصینِ جماعت کا فرض ہے کہ وہ تحریکِ جدید کے بارے میں ساری جماعت میں پوری طرح احساسِ ذمّہ داری پیدا کر کے دم لیں تاکہ ہمیں اپنے مقدس آئمہ کی قیادت میں اسلام کا پرچم جلد از جلد تمام روئے زمین پر لہرانے کی سعادت نصیب ہو۔

(۱) مشنوں میں توسیع کے بارے میں فرمایا:۔

"تحریکِ جدید کا کام چونکہ دنیا میں پھیلتا جاتا ہے اس لئے کئی ممالک کی طرف سے مشن کھولنے کی درخواستیں آ رہی ہیں۔ اب ہمارے لئے یہ بڑی مشکل ہے کہ ہم انہیں کہہ دیں کہ چونکہ ہماری جماعت پر بہت زیادہ مالی بوجھ ہے اس لئے ہم مشن نہیں کھول سکتے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔"

(۲) جاپان مشن کے متعلق فرمایا:۔

"جاپان میں لوگوں کو مذہب کی طرف توجہ ہے اور اچھے اچھے لوگوں نے خواہش کی ہے کہ انہیں احمدیت سے روشناس کیا جائے لیکن چندہ کم آنے کی وجہ سے ہمیں تو شاید بعض پہلے مشن بھی بند کرنے پڑیں۔"

"اب دیکھو جاپان کتنا عظیم الشان ملک ہے۔ اگر ہم وہاں مشن کھول دیں اور خدا کرے وہاں ہماری جماعت قائم ہو جائے تو احمدیت کی آواز سارے مشرقی ایشیا میں گونجنے لگ جائے گی۔ لیکن ہماری موجودہ حیثیت ایسی نہیں کہ ہم کوئی نیا مالی بوجھ برداشت کر سکیں۔"

(۳) آسٹریلیا کے متعلق فرمایا:۔

"پھر آسٹریلیا ہے وسعت کے لحاظ سے وہ ہندوستان سے بڑا ہے اور آبادی بڑھ جانے کی وجہ سے اس کی حیثیت بہت بڑھ جائیگی وہاں پہلے ایشیائیوں کو نہیں آنے دیتے تھے لیکن اب یہ رَو بدل گئی ہے وہاں سے ایک نوجوان نے مجھے تحریک کی ہے کہ یہاں کوئی مبلغ بھیجیں مَیں نے اُسے جواب دیا کہ اس وقت ہم کوئی نیا مالی بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔ یوں اگر ہو سکا تو ہم سروے کے لئے کسی شخص کو بھجوا دیں گے۔"

۴۔ ہمارے محبوب امام کی دردمندانہ اپیل
اپنی حیثیت کے مطابق ضرور حصّہ لو

"اگر تمہیں ابھی تک تحریکِ جدید میں حصّہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالےٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے۔ اور اگر اللہ تعالےٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق تو دی ہے لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ نہیں لیا تو اللہ تعالےٰ تمہیں بشاشتِ ایمان عطا فرمائے تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو۔ اور اگر تم نے اس میں حصہ لیا تھا اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا لیکن اپنی کسی شامتِ اعمال کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے تو اللہ تعالےٰ تمہاری شامتِ اعمال اور مجبوریاں دُور کر دے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشے۔"

(الفضل ۲۲ر نومبر ۱۹۵۴ء)

اگر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ان حقیقت آمیز اور ولولہ انگیز ارشادات کو مدّنظر رکھا جائے تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے اس ارشاد کی تعمیل بآسانی ہو سکتی ہے کہ تحریک جدید کے وعدوں کو آٹھ لاکھ روپیہ تک بڑھایا جائے۔ مخلصینِ جماعت وقت کے تقاضا کے مطابق تحریکِ جدید کی قربانی میں مناسب اضافہ کر کے حسناتِ دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شرم و حیا

(۱)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کَانَ الْفُحْشُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَہٗ وَمَا کَانَ الْحَیَاءُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَہٗ

(ترمذی کتاب البر والصلۃ)

ترجمہ: حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حد سے بڑھی ہوئی بے حیائی ہر محب کو بدنما بنا دیتی ہے۔ اور شرم و حیا دار کو حسنِ سیرت بخشتا ہے۔ اور اسے خوبصورت بنا دیتا ہے۔

(۲)

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ النُّبُوَّۃِ الْاُوْلٰی اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

(بخاری کتاب الادب)

ترجمہ۔ حضرت ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سابقہ انبیاء کے حکیمانہ اقوال میں سے جو لوگوں تک پہنچے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب حیا اٹھ جائے تو پھر انسان جو چاہے کرے۔ فارسی میں اس کا یوں ترجمہ کیا ہے۔

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

دلوں میں ہونا ہے قائم خدا کا نام ابھی

ضمیرِ فطرتِ عالم ہے تشنہ کام ابھی ۔ دلوں میں ہونا ہے قائم خدا کا نام ابھی
جمالِ حسنِ طبیعت ہے ناتمام ابھی ۔ جگر گداز نہیں ہے نظر ہے خام ابھی
خدا کا نور نگاہوں سے ہے نہاں اب تک ۔ عرب کے شاہ کا پہنچا نہیں پیام ابھی
خلوص و جذب کا برسا نہیں سحاب اب تک ۔ وفا و مہر کا چھلکا نہیں ہے جام ابھی
سجودِ شوق میں آئی نہیں سرشتِ جنوں ۔ افق پہ ابھرا نہیں ہے مہِ تمام ابھی
طلسمِ حکمتِ مغرب کی دلنوازی سے ۔ قلوبِ آدمِ خاکی ہیں زیرِ دام ابھی

اٹھو اے ہم سفرو دل کا خون گرماؤ
طلوعِ صبح کا عالم قریب لے آؤ

عبد السلام اختر ایم اے

تاریخ اسلام

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خط

حضرت خالد بن ولید کے نام

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید کے نام خط میں تحریر فرمایا:۔

"خالدؓ کو حکم دیا جاتا ہے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے سارے معاملات میں جو پوشیدہ ہوں یا ظاہر۔ اللہ سے ڈرتے رہیں۔ اسلام کی سربلندی کے لئے انتہائی خلوص اور تندہی سے کام لیں اور پوری قوت سے ان لوگوں کی سرکوبی کریں۔ جو اسلام سے پھر گئے ہیں انہیں مشورہ دیتا ہوں۔ انہیں مشورہ دیتا ہوں کہ باغیوں کو اپنی اصلاح کا ایک موقعہ ضرور دیں۔ یعنی پہلے ان کے سامنے اسلام پیش کریں جو لوگ اسلام قبول کر لیں ان کے ساتھ محبت اور حسنِ سلوک سے پیش آئیں۔ سب سے پہلے یمامہ کی طرف پیش قدمی کریں۔ اگر بنو حنیفہ اپنے کذاب پیشوا مسیلمہ کی اتباع سے باز نہ آئیں تو ان سے سخت جنگ کریں۔ اور یہ یقین رکھیں کہ اللہ ضرور اسلام کی مدد کرے گا۔ اور انجام کار اسے تمام ادیان پر غالب بنائے گا۔ اگر اللہ کے فضل و کرم سے خالد کو فتح حاصل ہو۔ تو مالِ غنیمت میں سے خمس نکال کر باقی مال و دولت مسلمانوں میں تقسیم کر دیں۔ خمس میرے پاس بھیج دیں تاکہ میں قانونِ اسلام کے مطابق اسے ٹھکانے لگا سکوں۔

خالد کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنے ساتھیوں میں اختلافِ رائے پیدا نہ ہونے دیں۔ کیونکہ اختلاف والے ان کا سب سے بڑا دشمن ثابت ہوگا۔ اس سے ان میں کمزوری اور بزدلی پیدا ہو جائے گی۔ نیز جلد بازی نہ کریں اور بلا سوچے سمجھے کوئی قدم نہ اٹھائیں۔ گھٹیا درجے کے لوگوں کو اپنی فوج میں بھرتی نہ کریں۔ جب تک ان کے خاندانی حالات اور حسب و نسب کی تحقیق نہ کر لیں نیز اس بات کا خیال رکھیں کہ ایسے عرب فوج میں بھرتی نہ ہو جائیں جو مسلمان ہوں نہ تمہارے ہمدرد ہوں بلکہ دراصل دشمن کے فرستادہ جاسوس ہوں۔ مجھے گنوار عربوں کی طرف سے یہ اندیشہ ہے اس لئے خالد کو بہت حزم و احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔"

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔ ان اسلام سے دور لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی کامیابیوں سے روشناس کرائیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
— اخبار الفضل —
خود خرید کر پڑھے

اسلامی تعلیم

اسلام نہ سوشلزم کا حامی ہے نہ سرمایہ دارانہ نظام کا

(اقتباس از تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"یورپین مصنفین کی دونوں تعلیمیں لعنتی ہیں۔ وہ بھی لعنتی ہے جو امراء کی تائید میں ہے۔ اور وہ بھی لعنتی ہے جو غرباء کی تائید میں ہے۔ اُس میں بھی جھوٹ ہے اور اِس میں بھی جھوٹ ہے۔ اُس میں بھی گند ہے اور اِس میں بھی گند ہے۔ ان کی تہذیب کی مثال بالکل ویسی ہے جیسے کسی نے ایک اونٹ سے پوچھا تھا کہ پہاڑ کی اُترائی اچھی ہے یا چڑھائی؟ تو وہ کہنے لگا ہر دو لعنت بعض بے وقوف یورپ کی سوشلزم کی کتابیں پڑھ کر کہتے ہیں کہ غرباء کے متعلق ان میں جو نظریہ پیش کیا گیا ہے یہ بالکل اسلام کی تعلیم کے مطابق ہے حالانکہ اسلام کی تعلیم اور ان کی تعلیم میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ پھر ان میں سے دوسرے بے وقوف جو امراء کے نکتہ نگاہ کے حامی ہوتے ہیں جب کیپیٹل ازم (یعنی اسکتشار مال) کے متعلق یورپین نظریہ دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں یہ بالکل ٹھیک ہے۔ یہ اسلام کی تعلیم کے مطابق ہے۔ حالانکہ یہ بھی جھوٹ ہوتا ہے غرض یورپ کی دونوں تعلیمیں غلط ہیں اور اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ اسلام کی تعلیم بالکل جداگانہ حیثیت رکھتی ہے۔ اگر یورپ کے فلاسفر اس تعلیم کو اپنی عقلوں سے سمجھ سکتے تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن مجید کے نازل کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اسلام تو تعلیمات کا ایک وسیع سلسلہ ہے جس کی جزئیات سے بھی یورپین لوگ واقف نہیں۔ مثلاً دیکھ لو یورپ میں طلاق کا مسئلہ رائج ہو گیا۔ لیکن کیا یہ وہی طلاق ہے جس کی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی۔ اگر کوئی شخص غور کرے تو اُسے معلوم ہوگا کہ گو نام کے لحاظ سے یہ طلاق ہے اور اسلام کے پیش کردہ مسئلہ سے اس کا نام ملتا ہے لیکن تفصیلات بالکل اور ہیں۔ اور اب جو یورپ میں طلاق کا رواج ہے اس کی کوئی حد بندی ہی نہیں رہی۔ ایسی ایسی تمسخر آمیز طلاقوں کی وارداتیں ہوتی ہیں کہ سُن کر حیرت آتی ہے اور انسان کہتا ہے کہ یہ لوگ پاگل ہو گئے ہیں۔ ٹائمز آف لنڈن میں ایک دفعہ میں نے پڑھا کہ ایسی عورت کی وفات ہوئی ہے جو ۱۷ خاوند کر چکی تھی اور گیارہ زندہ خاوند اس کے جنازے میں شامل تھے۔ ان خاوندوں سے جو طلاق کی وجوہ لکھی گئیں وہ بھی عجیب و غریب تھیں۔ ایک خاوند سے تو اُس نے اس لئے طلاق لی کہ اُسے شکوہ تھا کہ جب وہ گھر میں آتا ہے تو مجھے بوسہ نہیں دیتا۔ عدالت میں مقدمہ گیا اور عدالت نے تسلیم کیا کہ واقع میں یہ بہت بڑا ظلم ہے اور اب دونوں کا نباہ مشکل ہے۔ طلاق ہو جانی چاہیئے۔ پھر ایک اَور خاوند سے طلاق لینے کی وجہ یہ لکھی تھی کہ اُس عورت نے کہا میں نے ایک ناول لکھا ہے اور میرا خاوند اُسے چھپوانے کی اجازت نہیں دیتا۔ عدالت میں یہ مقدمہ پیش ہوا اور عدالت نے تسلیم کیا کہ واقع میں یہ بہت بڑا ظلم ہے۔ اِس صورت میں طلاق ضرور مل جانی چاہیئے تو محض اس لئے کہ یورپین مصنفین کی کتابوں میں طلاق کا لفظ آ گیا یہ سمجھ لینا کہ اسلامی طلاق اور وہ طلاق ایک ہی ہے۔ یا محض اس لئے کہ ان کتابوں میں مساوات کا لفظ آ گیا یہ خیال کر لینا کہ اسلامی مساوات اور ان کی مساوات ایک ہی چیز ہے۔ بہت بڑی غلطی ہے۔ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور یہ نادانی ہو گی۔ اگر خیال کر لیا جائے کہ امراء کے متعلق جو اسلام نے تعلیم دی ہے وہی فلاں یورپین فلاسفر نے بھی پیش کی ہے۔ اُس فلاسفر نے جو کچھ کہا ہوگا نامکمل اور ناقص ہوگا اور وہ کچھ نہیں کہا ہوگا جو اسلام دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہے اسی طرح اگر کسی سوشلسٹ یا بالشویسٹ نے کوئی تعلیم دنیا کی بہتری کی پیش کی ہو گی جسے پڑھ کر تم کہتے ہو یہی اسلام بھی پیش کرتا ہے تو یہ بالکل جھوٹ ہوگا کیونکہ اُس کی جزئیات اتنی ناقص۔ اتنی گندی اتنی خراب اور اتنی نامعقول ہوں گی کہ اگر دنیا ان پر عمل کرے تو تباہ ہو جائے خالی مُنہ سے مترادف الفاظ دوہرا دینے سے کچھ نہیں بنتا۔ کیا سارے مذاہب والے یہ نہیں کہتے کہ توحید کا عقیدہ اختیار کرنا چاہیئے۔ مگر کیا ان کی توحید اور اسلام کی توحید ایک ہی ہے۔ کیا عیسائی مُنہ سے توحید کے قائل نہیں یا آریہ مُنہ سے توحید کے قائل نہیں یہ سب توحید کے قائل ہیں۔ مگر اسلامی توحید سے ان کی توحید کا عقیدہ ملتا ہے؟ پس لفظوں سے فریب نہ کھاؤ اور یقیناً سمجھو کہ اسلام نہ کیپیٹل ازم قائم کرنا چاہتا ہے نہ سوشلزم۔ نہ بالشوزم قائم کرنا چاہتا ہے نہ فیشزم یا نازی ازم۔ بلکہ اسلام ایک نئی چیز دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ ایسی چیز جو دُنیا کی نگاہوں سے اس وقت اوجھل ہے اور مکنون ہے وہ بے شک قرآنِ مجید میں پائی جاتی ہے لیکن قرآن مجید سے اس تعلیم کو معلوم کرنا ہر ایک کا کام نہیں اور موجودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی لئے بھیجا ہے کہ تا آپ اِس کتابِ مکنون کو ظاہر کریں۔"

{بحوالہ رپورٹ مجلس مشاورت جماعت احمدیہ منعقدہ ۲۶۔۲۷۔۲۸ مارچ ۱۹۳۷ء}

(مرسلہ:۔ مکرم چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب لائلپور)

تاریخ سلسلہ احمدیہ کا ایک ورق

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک دعا اور اسکی قبولیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ماموریت کے وقت سے ہی دعا میں مصروف تھے کہ الٰہی دینِ اسلام کی خدمت کے لئے مجھے مددگار اور انصار عطا فرما۔ آپ کی دعائیں اور التجائیں عرش تک پہنچیں اور ربّ العزت نے کشمیر سے مولانا نورالدین جیسا عظیم الشان انسان بھیج دیا۔۔۔ اس اعتبار سے حضرت مولوی صاحب کی آمد یقیناً ایک عظیم الشان نشان تھی اور آپ بلاشبہ آیت اللہ تھے۔

یہ امر بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جب سے میں خدا تعالےٰ کی درگاہ سے مامور کیا گیا ہوں اور حی وقیوم نے مجھے نئی زندگی بخشی ہے۔ مجھے دین کے چیدہ مددگاروں کا شوق رہا ہے۔ اور وہ شوق پیاسے سے کہیں بڑھ کر رہا ہے میں خدا تعالےٰ کے حضور آہ وزاری کرتا تھا اور عرض کرتا تھا کہ الٰہی میرا ناصر و مددگار کون ہے میں تنہا اور بے حقیقت ہوں۔ پس جب دعا کا ہاتھ مسلسل اور فضائے آسمانی میری دعاؤں سے معمور ہو گئی۔ اللہ تعالےٰ نے میری عاجزانہ دعا قبول کی اور ربّ العالمین کی رحمت جوش میں آئی اور اللہ تعالےٰ نے مجھے ایک مخلص اور صدیق عطا فرمایا جو میرے مددگاروں کی آنکھ اور میرے مخلصینِ دین کا خلاصہ ہے۔ اس مددگار کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے وہ مولد کے لحاظ سے بھیروی اور نسب کے اعتبار سے ہاشمی قریشی ہے وہ اسلام کے سرداروں میں سے ہے اور بزرگوں کی نسل سے ہے۔ مجھے آپ کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ گویا کوئی جدا شدہ جسم کا ٹکڑا مل گیا۔۔ مجھے سارے غم بھول گئے۔۔۔ جب وہ میرے پاس آئے اور مجھ سے ملاقات کی اور میری نگاہ ان پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ آپ میرے رب کی آیات میں سے ہیں۔ اور مجھے یقین ہو گیا کہ وہ میری اسی دعا کا نتیجہ ہیں جو میں ہمیشہ کیا کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتا دیا کہ وہ اللہ تعالےٰ کے منتخب بندوں میں سے ہیں۔"

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

بزرگانِ اسلام

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی احمد، لقب بدر الدین اور کنیت ابوالبرکات تھی، آپ ۱۴ شوال ۹۷۱ ہجری یعنی ۲۶ جون ۱۵۶۴ء کو سرہند میں پیدا ہوئے آپ کا سلسلہ نسب کابل کے ایک ممتاز خاندان کے واسطے سے خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظمؓ سے ملتا ہے آپ سلسلہ چشتیہ کے مشہور بزرگ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کے ہم جد تھے کیونکہ یہ دونوں حضرات شیخ شہاب الدین علی المعروف بہ فرخ شاہ فاروقی کابلی کی اولاد میں سے تھے۔

ابتدائی تعلیم اپنے صاحب علم بزرگ والد مخدوم عبدالاحدؒ اور سرہند کے بعض دوسرے علماء سے حاصل کی۔ اور پھر ملک کے بعض نامور علماء سے اکتساب فیض کیا۔ جن میں ملا عبدالحکیم سیالکوٹی کے فاضل استاد علامہ کمال الدین کشمیری بھی شامل تھے۔ آپ کے والد علم و فضل میں اس درجہ کمال کو پہنچے کہ ایک تذکرہ نگار کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت میاں میر لاہوری نے بھی تصوف کی مشہور کتاب فصوص الحکم ان سے پڑھی تھی۔ اس لئے کہ تصوف کی بلند پایہ کتابوں کا انہوں نے غائر مطالعہ کیا تھا۔ والد کی غیر معمولی محبت اور حد درجہ شفقت نے آپ پر علوم دینی اور اسرار یقینی کے دروازے بچپن ہی میں کھول دئے تھے۔

جب آپ عقلی و نقلی اور فروع و اصول کے علوم سے فارغ ہوئے تو سرہند میں درس علوم کا سلسلہ شروع کیا۔ اور ایک عرصے تک طالبان علوم کو فیوض و برکات سے بہرہ ور کرتے رہے اس کے بعد اکبرآباد تشریف لے گئے اور ایک زمانہ وہاں قیام کیا۔ قیام اکبرآباد کے زمانے میں ابوالفضل اور فیضی سے آپ کا ربط قائم ہوا۔ یہ دونوں بھائی شدید مذہبی و نظری اختلافات کے باوجود آپ کے علم و فضل کے حد معترف تھے۔ اکبرآباد کے قیام نے آپ کو علمی و فکری مسائل پر مختلف نقطہ نظر جاننے کا موقع دیا جس کے نتیجہ میں آپ نے رسالہ اثبات النبوت لکھا جس میں اس سوال کا نہایت عالمانہ اور محققانہ جواب دیا کہ کیا انسانی رہنمائی کے لئے عقل کافی ہے یا نبوت کی بھی ضرورت ہے یہ رسالہ مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ دوسرے اہل مذاہب کے لئے بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

رسالہ اثبات النبوت انہی لوگوں کو دور کرنے اور شبہات کو زائل کرنے کے لئے آپ نے لکھا اور اپنے نقطہ نظر کو مضبوط عقلی دلائل سے واضح کیا۔

اکبرآباد میں قیام اختیار کئے جب آپ کو ایک مدت گزر گئی تو آپ والد ماجد کے ارشاد پر ان کی معیت میں وطن کو مراجعت فرمائی اور اس کے بعد والدہ محترمہ کی خدمت ہی میں رہے اسی دوران میں آپ کی شادی شاہ ہند کے ایک مقرب شیخ سلطان کی لڑکی سے ہوئی اور اس سے آپ کی مالی حالت یہاں تک درست ہو گئی کہ سرہند میں ایک نئی حویلی بنوائی اور اس کے ساتھ ایک مسجد تعمیر کرائی۔

۱۰۰۷ھ کا سال حضرت مجدد کے لئے بڑے رنج و الم لے کر آیا۔ اس سال خسر کے حسرتناک انجام کا سانحہ پیش آیا۔ پھر والد وفات پا گئے۔ لیکن ۱۰۰۸ ہجری میں داخل ہوئے ابھی چار مہینے بھی نہیں ہوئے تھے کہ منزل نو کے آثار مل گئے اور ربیع الثانی کے اواخر میں حضرت خواجہ باقی باللہ سے آپ کی ملاقات ہو گئی اور زندگی کا نیا دور شروع ہو گیا حضرت خواجہ باقی باللہ کی صحبت میں چند روز ہی قیام کیا تھا کہ دنیا ہی بدل گئی،

جہانگیر کے دربار میں

حضرت کی مجددانہ کوششوں کو کئی سال ہو چکے تھے اور آپ کے مرید اور خلفاء پورے برصغیر میں بلکہ اس سے باہر بھی پھیل چکے تھے کہ آپ کے ایک پرجوش مرید شیخ بدیع الدین کے طریق کار سے ایک ہنگامہ کھڑا ہو گیا۔ جس کا اثر خود حضرت مجدد پر بھی پڑا اور آپ کی تحریروں پر بھی گرفت شروع ہو گئی۔ بات بڑھی علمائے ظاہر بین نے جہانگیر سے یہ شکایت کر دی کہ شیخ احمد نے مجددیت کا دعویٰ کیا ہے، ہزاروں آدمی اس کے حلقہ بگوش ہیں عجب نہیں کہ اس کا اثر حکومت کے لئے مضر ثابت ہو چنانچہ جہانگیر نے حاکم سرہند کی معرفت آپ کو بلا بھیجا اور اس بے ادبی اور اہانت آمیز طریقے سے آپ کے ساتھ ہمکلام ہوا کہ بعد کے متعبر جانبدار مؤرخوں نے بھی اس کو معیوب سمجھا۔

اس موقع پر جب آپ نے اصل اعتراض کا جواب تشفی بخش دے دیا اور اس جواب کو سن کر بادشاہ کا عتاب دور ہو گیا تو ایک خدا ناشناس نے یہ گرہ لگا دی کہ "اس شیخ کا حال دیکھئے کہ آپ ظل اللہ اور خلیفۃ اللہ ہیں۔ آپ کو سجدہ نہیں کیا بلکہ معمول تواضع بھی بجا نہیں لایا۔ اس پر جہانگیر کا غصہ پھر عود کر آیا۔ اور حضرت کو گوالیار میں قید کرنے کا حکم دیا۔

حضرت مجدد تقریباً ایک سال گوالیار کے قلعے میں قید رہے اور ذوق و شوق میں اضافہ کے ساتھ ساتھ روحانی ترقی بھی حاصل کرتے رہے۔ قید خانے سے رہائی کے بعد جہانگیر نے آپ کو اجازت دی کہ چاہیں تو لشکر کے ساتھ رہیں اور چاہیں گھر چلے جائیں۔ آپ نے اس اجازت کو غنیمت جانا اور لشکر کے ساتھ رہنا قبول کیا اور تلقین و ہدایت کا ایک نیا دروازہ کھل گیا اس دوران آپ کو یہ موقع بھی ملا کہ بادشاہ کو تلقین کریں۔ بہرحال تین چار سال تک بادشاہ کے لشکر میں رہنے اور ارشاد و ہدایت کا فریضہ ادا کرنے کے بعد سرہند واپس تشریف لے آئے۔ اور خلوت اختیار فرمائی۔ اور تھوڑے ہی عرصے کے بعد ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ مطابق ۱۰ دسمبر ۱۶۲۴ء کو انتقال فرما گئے

حضرت مجدد کی ایک اہم اسلامی خدمت یہ ہے کہ انہوں نے پاکستان و بھارت کی سرزمین میں اس خطے کے مذاق کے مطابق تبلیغ دین کا کارنامہ انجام دیا۔

دوسرا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے بدعت کے رد میں بڑا زور مارا۔ اس سلسلہ میں آپ نے پرزور رسائل لکھے۔ ذمہ دار اصحاب کو ان کے خطرات سے آگاہ کیا۔

تیسرا اہم کارنامہ آپ نے یہ انجام دیا کہ برصغیر میں اکبر کے صلح کل طریقے نے ہندو احیائیت کے لئے راہ ہموار کر دی تھی اور مسلمانوں کے لئے طرح طرح کی مشکلات پیدا ہو گئی تھیں اس لئے کمر ہمت باندھ لی۔ اور اپنے اوپر تمام مصائب اور تکالیف کو دعوت دے کر ان مشکلات کو دور کیا۔

مغل حکمرانوں کے دربار عجمی ملوکیت یا ہندو اثرات سے جن غیر اسلامی آداب و رسوم کا اکھاڑہ بن گئے تھے آپ نے اپنی جرأت و احترام دینی سے ان کی عملی مخالفت کی چنانچہ جہانگیر کے سامنے سجدہ نہ کر کے قید و بند کی سختیاں جھیلیں اور مصائب برداشت کئے۔ لیکن خلاف شرع کام پر آمادگی ظاہر نہ کی۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ حکمران طبقے میں جن لوگوں کی اسلامی حس بیدار تھی مگر اپنی کمزوریوں کی وجہ منقار زیر پر تھے ان کو تقویت ملی اور عام مسلمانوں میں جو دبے بیٹھے تھے وہ دلیر ہو گئے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے تجدید دین و احیائے دین کے بڑے نامساعد حالات کا سامنا کیا۔ اور اس کے علاوہ ایک ایسا نظام قائم کر دیا جس سے آپ کے مقاصد کی تکمیل میں بڑی مدد ملی۔ آپ کے سینکڑوں مرید برصغیر کے کونے کونے میں آپ کے خیالات کی اشاعت کے لئے پھیل گئے اور اس سرزمین سے باہر بھی آپ کی تعلیمات کا چرچا ہونے لگا۔

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم

مجلس انصار اللہ کا دوسرا سہ ماہی امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۰/۶/۴۸ (۲۰ جون) برائے ربوہ اور ۲۲/۶/۴۸ بروز اتوار برائے بیرون جات منعقد ہو گا۔ امتحان کا نصاب درج ذیل ہے:۔

نصاب:۔ ۱۔ رسالہ الوصیت

۲۔ والدین اور اولاد کے حق میں قرآنی دعائیں

۳۔ وضو اور اذان کے بعد کی دعائیں۔

نوٹ:۔

رسالہ الوصیت الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے ۲۵ پیسے میں دستیاب ہو سکتا ہے دعائیں مجلس کے کتابچہ ضروری ہدایات میں درج کر دی گئی ہیں زعماء و زعماء اعلیٰ سے گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں زیادہ سے زیادہ افراد کو امتحان میں شامل کرانے کی کوشش کریں اور مرکز کو پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مطلع کریں۔ (قائد تعلیم)

افکارِ معاصرین

میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے

ایک حدیث شریف عرصہ سے ہم سنتے آئے ہیں وہ یہ ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"قیامت کے قریب زمانے کے نزدیک مجھے ٹھنڈی ہوا ہندوستان کی جانب سے آ رہی ہے" یعنی آخری زمانے میں اسلام کی سطوت و جلوت اور وہ تنہا ہندوستان میں رہ جائے گی۔ ان دنوں موجودہ پاکستان بھی ہندوستان کا ہی ایک حصہ تھا۔ اس لئے سرور کائنات کی یہ پیشگوئی پاکستان کے متعلق بھی ہو سکتی ہے بلکہ یہ پیشگوئی سو فیصدی پاکستان کے ہی متعلق ہے۔

شاعر مشرق حکیم الامت علامہ اقبال نے بھی اپنی مشہور نظم "ہندوستان" میں سرور کائنات کی اس پیشگوئی کے متعلق یوں اشارہ کیا ہے ؎

ٹوٹے تھے جو ستارے فارس کے آسماں سے ۔۔۔ پھر تاب دے کے جس نے چمکائے کہکشاں سے
وحدت کی لے سنی تھی دنیا نے جس مکاں سے ۔۔۔ میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

علامہ اقبال نے اپنی اس نظم میں جو بانگ درا کے صفحہ ۸۸ پر موجود ہے ، صاف اشارہ کیا ہے کہ

"آخری زمانے میں مجھے ٹھنڈی ہوا ہندوستان کی جانب سے آ رہی ہے" (امروز لاہور)

شادیوں کی دھوم دھام

اسی مارچ کے مہینہ میں اسی شہر لکھنؤ میں تین شادیاں ایک مسلمان اچھی کھاتی پیتی برادری میں ہوئیں اور دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ ایسی شادیاں اس پشت یا اس نسل میں تو شاید ہی دیکھنے آئی ہوں۔ اہل تقریب محض نام کے مسلمان نہ تھے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ و حج کے پابند اور اسلامی شعاروں کی شمع روشن رکھنے والے اور جماعت تبلیغی کے عقیدت مند و شریک کار۔ اس لئے جو کھلے ہوئے محرمات شرعی ہیں۔ ناچ رنگ۔ آتشبازی وغیرہ ان کا تو خیر امکان ہی نہ تھا، باقی انہیں چھوڑ کر تقریب اپنے دھوم دھام تزک و احتشام ، کروفر، اسراف و صرف زر اور تکلفات کے لحاظ سے اپنی نظیر آپ تھی راویوں کا بیان ہے کہ ۱۰ ہزار کی تعداد میں تو اہل برادری ہی مدعو تھے۔ اور دو ہزار کی تعداد میں باہر کے۔ بارہ ہزار کی سادہ مہمانداری ہی۔ اس ہوش ربا گرانی کے زمانے میں آسان نہیں۔ چہ جائیکہ جب سادگی کا نہیں ، تکلفات کا اہتمام قدم قدم پر ہو۔ اور مہمانوں کی تعداد بھی باقاعدہ مدعوئین تک محدود نہ ہو! خدا معلوم کتنے ناخواندہ مہمان نازل ہو گئے اور خوان نعمت پر ٹوٹ پڑے انتظامات ریئسانہ بلکہ شاہانہ پیمانے کے تھے پھر بھی ناکافی نکلے۔ بکرے سینکڑوں کٹ چکے تھے۔ اب اور کتنے پلاؤ کی دیگیں از سر نو چڑھیں اور کباب و شیرمال کے دستر خوان نئے نئے بچھے! ـــــ ایک محتاط اندازہ کے مطابق بجٹ بالآخر ۳۰ لاکھ کا بنانا پڑا! ۳۰ لاکھ اللہ کی ایک امانت تھا۔ کتنے ادارے فلاح امت کے اس سے چل سکتے تھے انگریزی روزنامہ کے سے ہاتھی ہر ایک کرتا ہے کم سے کم اس کی داغ بیل تو پڑ ہی سکتی تھی۔

جہیز کی بار برداری کے لئے روایت ہے کہ شہر کے سارے بار بردار ٹھیلے ناکافی پڑ گئے اور دوسرے شہروں سے بلوانا پڑے ـــــ لکھنؤ ہی سے ایک دوسرے تاجر صاحب کے ہاں کی بھی تقریبات اب چند سال سے اپنی دھوم دھام و آرائش نمائش کے لحاظ سے ایک ضرب المثل شہرت رکھنے لگی ہیں۔ لیکن وہ لوگ نہ تو اپنے مال تجارت میں اس درجہ محتاط اور زہد و عباد کی زندگی میں اتنے ممتاز۔ یہ دوسرا خاندان تو دین دار مذہب میں

اتنا نیک نام ، اور پھر موقع امتحان پر اور ملت کی طرف سے اس طرح بے نیاز نکلے تو اس پر صبر و خاموشی کیونکر اختیار کی جائے۔ اور سکوت سے کام لے کر اسے اگر رضا کا نہیں تو نیم رضا کا سرٹیفکیٹ کیونکر دے دیا جائے! ہمارے امیروں۔ رئیسوں۔ تاجروں کاروباریوں کو اللہ ان کی دولت مبارک کرے۔ اللہ ان کا سرمایہ ہرگز ان سے چھیننا نہیں چاہتا۔ بیشتر حصہ اپنی ذات پر لگا لینے میں مضائقہ نہیں۔ لیکن یہ نہ ہو کہ ملی ضرورتیں بالکل ہی غفلت اور کس مپرسی میں پڑ جائیں۔ اور آپ بس اپنے ہی کو دیکھتے رہ جائیں ـــــ قارون تک سے اس عہد کے مومنین نے صرف اتنا کہا تھا۔

"اللہ نے تجھ کو جو ساز و سامان دے رکھا ہے اس میں سے کچھ اپنے لئے آخرت کے گھر کی بھی فکر کرے۔ اور دنیا سے جو تیرا حصہ ہے۔ اس کو فراموش نہ کر۔ اور جس طرح اللہ نے تجھ سے حسن سلوک کیا ہے۔ تو بھی (دوسروں کے ساتھ) حسن سلوک کر۔ اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو (ملک کا معاشی توازن بگاڑ کر) اور اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا"

دوسروں کو پوچھتے رہنے سے مال گھٹ نہیں جاتا اور اس میں برکت ہی ہوتی رہتی ہے۔ (صدق جدید لکھنؤ ۴ اپریل)

کام کی بات

دینی ماہنامہ الفرقان (لکھنؤ) کے اپریل نمبر سے:۔

مسٹر ٹائن بی کے مضمون کی اشاعت پر ہم نے اسٹیٹسمین سے معذرت نامہ چھپوا کر ...... اپنے جذبات کی تسکین کا سامان تو ضرور کر لیا۔ لیکن کیا اسٹیٹسمین کے ایڈیٹر کو اندرونی طور پر معذرت بھی کر دیا کہ اس سے غلطی ہوئی تھی؟ کیا ہم نے اس میں یہ احساس پیدا کر دیا کہ ہمارے جذبات و اعتقادات سے قطع نظر مضمون کا متعلقہ حصہ علم و تحقیق کے پیمانہ سے بھی نہایت پست کم عیار تھا؟ کیا ہم نے اپنی اس ذمہ داری کو پورا کیا کہ جن لوگوں تک مسٹر ٹائن بی کی تحریر پہنچی ہے ان تک نہایت مؤثر اور مدلل انداز میں ہماری یہ بات بھی پہنچ جائے کہ مسٹر ٹائن بی نے اپنے علم و فضل کی شہرت کے باوجود علم و فضل کے چہرے پر محض خاک اڑائی ہے؟!

سوالات سب بالکل معقول ہیں۔ لیکن ملت اس کی عادی ہی کب رہی ہے کہ صحیح صورتحال پر غور کر کے اپنے ضمیر کے مطمئن کرنے کا فریضہ انجام دے؟ اسے تو بس خوشامد پسند رئیسوں کی طرح صرف یہ چاہیئے کہ خوشامدی، مصاحبوں اور حالی موالیوں کی ٹولی اس کو ہر بات پر داد ہی دیتی رہے اور اسے کسی اخلاقی فریضہ کی یاد دہانی درجہ دوم پر بھی ضروری نہ سمجھتی رہے! کتنا قیمتی اور نادر موقع اسٹیٹسمین کی وسیع و اعلیٰ تعلیم یافتہ پبلک کے سامنے سیرت نبوی کی صحیح و مثبت۔ تبلیغ کا ہاتھ آیا تھا۔ وہ محض اپنی غفلت اور غلط جذباتی رخ کے ہاتھوں ضائع ہو کر رہا! (صدق جدید لکھنؤ ۴ اپریل ۶۹ء)

وقف جدید کیلئے اب وعدوں کی بجائے وصولیوں پر زور دیا جائے

احباب جانتے ہیں کہ وقف جدید کے سال رواں کا تقریباً نصف حصہ گذر چکا ہے اور اس ضمن میں جو وعدہ جات دوستوں کو کرنے چاہیے تھے اُن کے لئے بھی سال کے ابتدائی دو تین ماہ مقرر تھے اب اس کا وہ حصہ بھی گذر چکا ہے۔ اسلئے لازمی امر یہ ہے کہ عہدیدار اب وعدہ جات کے لئے تگ و دو کرنے کی بجائے وصولی پر زور دیں۔ جو دوست بھی وقف جدید کا چندہ ادا کرے۔ وہ اسی نیت سے ادا کرے۔ کہ وہ اپنے معین وعدے کے مطابق ادا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ایسے تمام دوستوں اور تمام دین حق کی خدمت کرنیوالوں کو اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرمادے اور ان کی مشکلات دور فرما کر انہیں راحت اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ برائے سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء کے موقع پر اس امر کی منظوری عطا فرمائی تھی کہ اگر لجنہ اماء اللہ نصف خرچ یعنی ۷۵۰۰۰/- بنتا ہے جمع کرے تو جامعہ نصرت میں سائنس بلاک بنوا دیا جائے بہنوں نے اس کی اہمیت کو پورے طور پر نہیں سمجھا اس لئے قریباً دو سال گذرنے پر ابھی تک صرف پندرہ ہزار ایک سو ستاسٹھ (۱۵۱۶۷) جمع ہو سکے ہیں تمام لجنات کوشش کریں کہ جتنی جلدی ہو سکے اس رقم کو پورا کریں۔ ایک کام کو زیادہ لمبا لٹکانا ٹھیک نہیں ورنہ پھر اور کاموں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ میرے گذشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے چندہ وصول ہوا ہے۔

محترمہ سیدہ امۃ الباری لاہور	۲۵ — ۰۰
" صادقہ اہلیہ کمانڈر لطیف صاحب	۱۰ — ۰۰
" اہلیہ عبد الرحمان صاحب لاہور	۱۵ — —
" اہلیہ ہمایوں اختر صاحب "	۵ — ۰۰
لجنہ حلقہ راجگڑھ لاہور	۵ — ۰۰
حلقہ گلبرگ "	۲۰ — ۰۰
" اہلیہ ڈاکٹر یعقوب صاحب لاہور	۱۰ — ۰۰
" اہلیہ ملک غلام فرید صاحب	۱۰ — ۰۰
لجنہ دار الرحمت غربی الف ربوہ	۱۷ — ۰۰
" " " ب	۲ — ۰۰
" " شرقی الف "	۱۲ — ۰۰
لجنہ دار السلام ربوہ	۱۰ — ۳۲
انیسہ بیٹی کراچی	۱۵۰ — ۰۰
" امۃ الجمیل "	۵ — ۰۰

(مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ)

داخلہ تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد ضلع حیدر آباد

تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد ضلع حیدر آباد میں نئی کلاسز کی پڑھائی شروع ہو چکی ہے۔ سکول ہذا میں جہاں بچوں کو بورڈ کے امتحانوں کے لئے معیاری طور پر تیار کیا جاتا ہے وہاں خالص دینی ماحول میں بچوں کی تربیت کا خیال رکھا جاتا ہے۔ بورڈنگ میں مستحق بچوں کو خاص رعایت بھی دی جاتی ہے۔

اس علاقہ کے احمدی دوستوں سے التماس ہے کہ وہ اپنے اور اپنے زیر اثر بچوں کو اس جماعتی ادارہ میں بھجوائیں۔ (ہیڈ ماسٹر)

درخواست ہائے دعا

"۱۔ میرے والد محترم قریشی رشید احمد صاحب ارشد ریٹائرڈ محاسب صدر انجمن احمدیہ آٹھ سال تک لائل پور قیام کے بعد اب ربوہ سکونت پذیر ہو گئے ہیں۔ یہاں آتے ہی وہ اپنی ہمشیرہ محترمہ (والدہ جنید ہاشمی صاحب) کی وفات کے صدمہ سے دوچار ہوئے اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے

(امین الرشید ہاشمی انارکلی لاہور)

۲۔ خاکسار نے امسال انگلش کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (عطاء الرحمٰن جامعہ احمدیہ ربوہ)

۳۔ میری اہلیہ صاحبہ قریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد الرشید مقیم سرشمیر روڈ لائلپور

۴۔ میری والدہ صاحبہ (اہلیہ ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی فلات میں گر پڑنے سے کولھے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ اب سول ہسپتال کوئٹہ میں اپریشن کر کے ہڈی کا جوڑ دیا گیا تھا لیکن سوجن ہو جانے کی وجہ سے بہت تکلیف ہے احباب کرام والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد المجید خان کوئٹہ)

مال کا کام کرنیوالے بھی مجاہد فی سبیل اللہ ہیں
تحریک جدید انصار کی مستحق ہے

سیدنا حضرت اقدس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ (مشکوٰۃ)

یعنی جو شخص چندوں کے متعلق کسی خدمت پر مقرر ہو اور اپنے فرائض کو ایسے رنگ میں بجالاتے جو ان کے بجالانے کا حق ہے۔ تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ویسے ہی ثواب کا مستحق ہے۔ اس وقت تک کہ وہ اپنے گھر کو لوٹ آئے۔

الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس زمانہ میں اموال کے ذریعہ مجاہدات کی توفیق دے رہا ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے آقا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جہاد تبلیغ اور جہاد بالنفس کا دروازہ کھولا ہے۔۔۔۔ پس آپ لوگ اس زمانہ کے مجاہد ہیں۔ اور وہی ثواب جو پہلوں کو ملا آپ کو مل سکتا ہے۔ اور مل رہا ہے۔ پس اپنے کام کو خوش اسلوبی سے کریں اور دوسروں کو سمجھائیں تاکہ آپ سب لوگ مجاہد فی سبیل اللہ ہو جائیں۔"

امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں امداد کرنے کی ہدایات فرما کر انصار اللہ کو موقعہ دیا ہے کہ وہ مجاہد کا مرتبہ حاصل کریں۔

پس ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں تحریک جدید کے مالی جہاد میں شمولیت کے لئے تمام احمدی احباب کو ترغیب دلائیں۔ اور اپنی مساعی کی رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی سے مرکز کو بھجوائیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضرورت

ڈائرکٹر فزیکل ایجوکیشن کی اسامی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ امیدوار ڈی۔ پی۔ ای (D.P.E) یا پی۔ ٹی۔ آئی (P.T.I) کا ڈپلومہ رکھتا ہو

فوج یا پولیس کے پنشن یافتہ کو جو مختلف کھیلوں کا تجربہ رکھتا ہو ترجیح دی جائے گی۔ ملازمت سے ریٹائرڈ احباب بھی درخواست دے سکتے ہیں درخواستیں بمع ضروری کوائف اور کم از کم تنخواہ جو مطلوب ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر ۱۵/۶/۶۹ پندرہ جون ۱۹۶۹ء سے قبل آنی چاہئیں۔

پرنسپل تعلیم الاسلام انٹر کالج گھٹیالیاں براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

خدا کے فضل سے

خلیل پولٹری فارم ربوہ

گھریلو اور مرغی خانہ کی ضروریات کے لئے

سینکڑوں کی تعداد میں ایک روزہ چوزے (۱۵۰/- روپے سینکڑہ) تین ماہ کی پٹھیاں (۵۰۰ روپے سینکڑہ) مرغیاں بٹھانے والے انڈے (۶/- روپے درجن) سارے مغربی پاکستان میں سپلائی کر رہا ہے آپ بھی جلد چوزوں اور پٹھیوں کا آرڈر بک کریں۔ نیز جملہ ضروریات مرغی خانہ مثلاً خوراک، اجزاء خوراک، خشک گوشت، خشک دودھ، مچھلی، خون، ہڈی، کھل بنولہ بغیر چھلکا، کھل تل، چوکر، ممنی، چری، ٹی ایم ۵ وٹامن، نیلی مچھلی ٹیکہ جات رانی کھیت و چیچک و دیگر ادویہ وغیرہ ارزاں ریٹ پر مہیا کی جاتی ہیں (مینیجر)

تریاقِ اٹھرا۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۵/ روپے نورِ نظر اولادِ نرینہ کیلئے کورس ۲۵/ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۱۱

محترمہ ممتاز بیگم اہلیہ محترم سید سردار حسین شاہ صاحب مرحوم وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ——— میری والدہ محترمہ ممتاز بیگم اہلیہ سید سردار حسین شاہ صاحب مرحوم ۲۱ مئی ۱۹۶۹ء بروز بدھ ۷۶ سال وفات پاگئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ ۲۲ مئی کو صبح دس بجے کے قریب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ بعدۂ جنازہ مقبرہ بہشتی لے جاکر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا محترم مولانا ابوالعطاء صاحب صدر مجلس کارپرداز نے دعا کرائی۔

والدہ صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت سید محمد اشرف صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں اپنے والد کی طرح بہت خوش مزاج اور خوش طبع واقع ہوئی تھیں بہت دیندار تہجد گزار قرآن مجید بکثرت پڑھتے اور پڑھانے والی اور بہت صابر و شاکر خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ۹ بیٹے اور ۹ بیٹیاں عطا فرمائیں۔ ان میں سے صرف ایک فرزند سید خالد محمود شاہ ایم اے مینیجر مسلم کمرشل بنک اور چھ بیٹیاں حیات ہیں۔ آٹھ بیٹوں اور تین بیٹیوں اور پھر خود اپنے خاوند محترم سید سردار حسین شاہ صاحب کی وفات پر آپ نے صبر کا بہت اعلیٰ نمونہ دکھایا آپ ہمیشہ ہی راضی برضائے الٰہی رہیں۔ گزشتہ دو اڑھائی سال میں خاوند اور جوان بیٹے کی وفات کے انہیں پے درپے صدمات برداشت کرنا پڑے جس کے بعد تمام عرصہ وہ قریباً صاحبِ فراش ہی رہیں۔

بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ میری والدہ اور بھائی مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات نیز ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے اور اپنے والدین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمتِ دین کی توفیق ملنے کے لئے دعا کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

فرخندہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالعزیز اخوند
فضل عمر ہسپتال ربوہ

انصار اللہ کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

احباب کو علم ہے کہ ان دنوں مشرقی پاکستان میں ایک وسیع علاقہ طوفانوں کی زد میں آیا ہوا ہے اس کے نتیجہ میں ہمارے پاکستانی بھائیوں کو بہت سی مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے لہذا امید کی جاتی ہے کہ ہمارے انصار بھائی ان کا دکھ درد بٹانے میں سرکاری حکام سے پورا پورا تعاون فرمائیں گے

(قائد ایثار)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزم شہزادہ قمرالدین صاحب مبشر آف ٹوبہ ٹیک سنگھ گذشتہ دنوں اعصابی کمزوری کی وجہ سے لبارضہ ضعف قلب بیمار رہے ہیں۔ اب صحت تدریجاً بہتر ہو رہی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

(صاحبزادہ سید محمد طیب لطیف زادہ العصر آف عربی ربوہ)

۲۔ خاکسار کا نواسہ معدہ میں تکلیف کی وجہ سے اکثر بیمار رہتا ہے۔ کمزوری بہت ہے احباب جماعت کامل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔

(حاجی احمد بخش صراف۔ بہاولپور)

شانِ خاتم الانبیاء صلعم
حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت کا مقام اور شان کیا تھی۔
کارڈ آنے پر مفت
محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائل پور

مرغیوں کی ادویات
رانی کھیت کے لئے "اکسیر رانی کھیت" ۵/۵۰ پیسے، ۹/۰۰ روپے
فالج کے لئے "اکسیر فالج" ۵/۵۰، ۹/۰۰
چیچک کے لئے "اکسیر چیچک" ۵/۵۰، ۹/۰۰
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد / راولپنڈی
میں جائیداد خریدنے (کرایہ پر لینے) کے خواہشمند احباب کے لئے نادر مواقع ہیں۔ تفصیلات حاصل فرمائیں۔
ایکسچینج سنٹر، آب پارہ، اسلام آباد

لائل پور
میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ بیڈ شیٹ بستر دریاں، کھیس، تولیے۔ جائے نماز تھوک پرچون مل سکتے ہیں
وسیم اپہولسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر ایس پور بازار لائل پور

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔
سالانہ چندہ صرف ۲ روپے (مینیجر)

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

نام ٹیشن	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۳۰
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۵۰	۴-۵۵	۵-۴۰	۶-۲۰	۷-۴۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۲۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۳۰	۵-۵۰	۷-۳۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ	۴-۴۵	۹-۱۵															
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا	۹-۲۰	۲-۳۰															

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
آپ کی خدمت کیلئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل کریں۔
(محمد علی ظفر مینیجر)

ہمیشہ اپنا قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (مینیجر)

حب اٹھرا مرضِ اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوانِ محمود۔ ربوہ
فی تولہ ۲ روپے مکمل کورس ۱۰ تولے ۲۰ روپے

دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کے لئے دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی، دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے!

ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں!

لائل پور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائل پور فون نمبر ۳۸۰۸

خوشخبری

آپ یہ سن کر یقیناً خوش ہوں گے کہ ہم نے آپ کی سہولت کے لئے ہر قسم کی ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات ×۱، ×۲، ×۳، ۳۰، ۲۰۰ تا ایک لاکھ پوٹینسی تک لاہور کے نرخوں پر مہیا کرنے کے لئے رحمت بازار ربوہ میں ایک عظیم الشان ہومیوپیتھک سٹور کھول دیا ہے ہمارے ہاں بچگانہ، زنانہ، اور مردانہ نئی اور پرانی امراض کے لئے مجرب دوائیں تیار کی جاتی ہیں غریبوں کا علاج بلا رعایت، مشورہ مفت، خاکسار ہومیوپیتھک ڈاکٹر سید عبدالرحمٰن شاہ ماہر امراض مزمنہ شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

اگر آپ

یہ جاننا چاہیں کہ عید الفطر کو عید الفطر کیوں کہتے ہیں؟

تو **نماز مترجم** کے مرتبہ ماسٹر حمید احمد صاحب سیالکوٹی

ص ۳۲ پر ملاحظہ فرمائیں قیمت ۲۵ پیسے ۵۰ پیسے

ملنے کا پتہ: مکتبہ فیض عام ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر

الفضل

سے خط و کتابت کیا کریں۔

قابل اعتماد سروس سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ (مینجر)

آپ اپنے سرمائے کو دگنا کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خرید کر رکھیں۔ اس کے علاوہ آپ اپنی آمدنی پر بھی انکم ٹیکس میں خاصی بچت کرتے ہیں۔ ان سرٹیفکیٹوں پر حاصل شدہ منافع بھی انکم ٹیکس سے بری ہے۔ اپنا مستقبل بھی محفوظ کیجئے اور ملک کی حفاظت میں بھی مدد کیجئے۔

دس فیصد سالانہ منافع کی ضمانت

انکم ٹیکس میں بچت

سالانہ آمدنی	انوسٹمنٹ الاؤنس	ٹیکس (انوسٹمنٹ کے بغیر)	ٹیکس (انوسٹمنٹ کے بعد)	ٹیکس میں بچت (انوسٹمنٹ کے بعد)	ٹیکس میں بچت کے علاوہ منافع۔ اگر آپ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خریدیں: ۵ سال بعد	۱۰ سال بعد
روپے	روپے	روپے	روپے	روپے	روپے	روپے
10,000	4,000	445	45	400	1240	4000
15,000	6,000	1210	245	965	1860	6000
20,000	8,000	2020	445	1575	2480	8000
25,000	10,000	2920	770	2150	3100	10000
30,000	12,000	4020	1120	2900	3720	12000
40,000	15,000	7570	2695	4875	4650	15000
50,000	18,000	12520	4670	7850	5580	18000

نوٹ: ٹیکس کا تخمینہ 2000 ہزار روپے پرسنل الاؤنس اور 20 فی صد ارنڈ انکم الاؤنس منہا کرنے کے بعد لگایا گیا ہے۔

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

بچت کیجئے

5، 10، 50، 100، 500، 1000 اور 5,000 روپے کی قیمت کے سرٹیفکیٹ تمام بینکوں اور ڈاکخانوں سے دستیاب ہیں۔

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

جس میں

قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ آریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ صرف ۶ روپے (مینجر)

شرح چندہ

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک

کینیڈا وغیرہ سالانہ — ۲۶۶ روپے

افریقہ وغیرہ — ۲۰۶ روپے

بحری ڈاک — ۵۰ روپے

اندرونی ممالک:

سالانہ — ۳۰ روپے

ششماہی — ۱۶ روپے

سہ ماہی — ۹ روپے

یک ماہ — ۳/۳۷ روپے

خطبہ نمبر سالانہ — ۸ روپے

درخواست دعا

خاکسار امسال مولوی فاضل کا امتحان دے رہا ہے پانچ دوست اور بھی یہی امتحان دے رہے ہیں مورخہ ۳ احسان کو ہمارا پہلا پرچہ شروع ہو رہا ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

(سلطان احمد ظفر قادیان)

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت جدید طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں، دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے ڈاکٹر شریف احمد پرانا اڈہ چنیوٹ

ربوہ کے جلسہ سیرت النبی کی مختصر روداد

بقیہ صفحہ اوّل

نے سر اٹھا کر مختلف طبقات میں جو تلخی پیدا کر رکھی ہے اس کا نام و نشان باقی نہ رہے۔

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں واضح فرمایا کہ (اوّل) جو لوگ صدق دل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں انہیں اس دنیا میں ہی خدا تعالےٰ کی اور اس کے فرشتوں کی معیت حاصل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب کہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید فرماتا ہے اللہ تعالےٰ خود اور اس کے فرشتے آنحضورؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ (دوم) درود شریف پڑھنے والے اپنے اس فعل کے ذریعہ دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بے پایاں احسانات پر خدا کا شکر ادا کر رہے ہوتے ہیں اس طرح ان میں شکر گزاری کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور وہ

لئن شکرتم لازیدنکم

کے خدائی وعدہ کے بموجب مزید انعامات اور افضال کے مورد بنتے چلے جاتے ہیں (سوم) درود پڑھنے سے انسان پر فیوض و برکات کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا خدا اس پر دس بار اور بعض روایات کی رو سے ستّر بار درود بھیجے گا ہی نہیں بلکہ بکثرت درود بھیجنے والوں کی بدیاں مٹا دی جائیں گی۔ ان کی نیکیوں میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ اور ان کے درجات بلند کر دیئے جائیں گے یہ سب فیوض و برکات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کے طفیل انسان کو آپ پر درود بھیجنے سے ملتے ہیں۔ (چہارم) درود پڑھنے سے قبولیت دعا کا شیریں پھل انسان کو ملتا ہے اور اس کا اپنے خدا سے زندہ تعلق قائم ہو جاتا ہے۔

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے بے مثال عشق پر روشنی ڈال کر واضح فرمایا کہ زندہ نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہیں جن کا فیض قیامت تک جاری ہے کوئی شخص خواہ اس کے پہاڑوں کے برابر بھی اعمال کیوں نہ ہوں کوئی درجہ اور مقام نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہو کر آپ کی اطاعت اور پیروی میں کمال حاصل کر لے۔ خود حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا وجود جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں فنا ہو کر اور آپ کی اطاعت میں گم ہو کر جناب الٰہی سے وہ مرتبہ پایا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو مسیح موعود کی حیثیت سے مبعوث فرما کر دنیا بھر میں اسلام کو غالب کرنے کا عظیم الشان کام آپ کے سپرد فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور عظمت و جلالت شان اور انسانی فہم و ادراک سے بالا مقام کا ایک تابندہ و درخشندہ ثبوت ہے آپ رحمۃ للعلمین کی رحمت کا ایک شاہکار ہیں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن تھا اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلق حُبّ رسول صلے اللہ علیہ وسلم تھا۔ مکرم مولوی صاحب نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی تحریرات کے متعدد اقتباسات پڑھ کر سنائے جن سے جہاں ایک طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت شان کا اظہار ہوتا تھا وہاں ساتھ ہی یہ امر بھی ظاہر ہوئے بغیر نہ رہتا تھا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فی الواقع فنا فی الرسول کے نہایت اعلیٰ و ارفع مقام پر فائز تھے۔

جلسہ کے دوران مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کارکن نظارت امور عامہ نے اپنے آقا و مطاع حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت مسیح موعودؑ کے عربی قصیدہ ؎

یا عین فیض اللہ والعرفان

کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ نیز مکرم نسیم سیفی صاحب، مکرم حکیم سید عبدالہادی صاحب بہاری اور مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے اپنا تازہ نعتیہ کلام پیش کر کے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا

آخر میں صدر جلسہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس منعقد کرنے کی اہمیت سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک طویل ارشاد پڑھ کر سنایا جس میں آپؑ نے ایسی مجالس کے انعقاد کو برکت و سعادت کا موجب قرار دیا ہے لیکن ساتھ ہی اس امر پر بھی زور دیا ہے کہ ایسی مجالس کا ہر طرح کی بدعات اور رسوم سے پاک ہونا ضروری ہے۔ یہ اقتباس سنانے کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد یہ بابرکت جلسہ دس بجے قبل دوپہر نہایت کامیابی و خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۴ ہجرت تا ۳۰ ہجرت ۱۳۴۸ ہش

۱۔ گزشتہ ہفتہ کے اوائل میں تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی لیکن ۲۹ ماہ ہجرت کو معدہ میں سوزش کی تکلیف ہو گئی جس کی وجہ سے اس روز طبیعت ناساز رہی۔ اب بفضلہ تعالےٰ افاقہ ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ ۲۵ ماہ ہجرت کو احاطہ دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی جس میں مقامی احباب کے علاوہ امراء اضلاع نے بھی شرکت فرمائی۔ اس تقریب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لائل پوری حال لاہور، مکرم اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ، مکرم حافظ محمد اسحٰق صاحب خلیل ابن مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل حال مقیم سوئٹزرلینڈ اور مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو اپنے دست مبارک سے ایک ایک ہزار روپے کے انعامات عطا فرمائے انہیں مقابلہ تصانیف برائے ۱۳۴۶ ہجری شمسی کی بہترین مقالے پیش کرنے کی وجہ سے انعام کا مستحق قرار دیا گیا تھا۔ مکرم حافظ محمد اسحٰق صاحب خلیل حال مقیم سوئٹزرلینڈ کا انعام ان کے والد محترم نے حاصل کیا۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے جماعت کے اہل علم اور اہل قلم اصحاب کو علمی تحقیق کے سلسلہ میں نہایت بیش قیمت نصائح اور ہدایات سے سرفراز فرمایا۔

۳۔ نائیجیریا سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے ایک نہایت مخلص نوجوان مسٹر وائی۔ اے صافی (Y. A. SAFI) حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ وزارت اطلاعات میں سینئر پبلسٹی آفیسر تھے اور حکومت کے اس پرچے کے مدیر اعلیٰ تھے جو بچوں اور نوجوانوں کے لئے وسیع پیمانے پر شائع کیا جاتا ہے۔ آپ ایک ٹرینڈ استاد تھے اور سکاؤٹنگ میں خاص دلچسپی لیتے تھے چنانچہ ترقی کرتے کرتے آپ مغربی نائیجیریا کے سکاؤٹ کمشنر ہو گئے تھے۔ نائیجیریا مشن کی طرف سے شائع ہونے والے اخبار "ٹروتھ" کے اجراء اور اس کے انتظام اور وسعت اشاعت میں آپ نے نہایت مخلصانہ کوششیں صرف کی تھیں۔ آپ کی عمر صرف ۳۹ سال تھی۔ اللہ تعالےٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

۴۔ جماعت احمدیہ سنگاپور کے ایک نہایت مخلص دوست مکرم بویوغ مالک صاحب ۲۱ ہجرت ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۱ مئی ۱۹۶۹ء بروز بدھ بعمر قریباً ۹۰ سال ملائیشیا میں بمقام کوچنگ سراواک وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم جماعت احمدیہ کوالالمپور کے پریذیڈنٹ مکرم اسمٰعیل بن کرسہ کے خسر تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اپنے مقام قرب سے نوازے۔ آمین۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک علمی لیکچر

پروفیسر چوہدری عبدالقادر صاحب صدر شعبہ فلسفہ پنجاب یونیورسٹی تعلیم الاسلام کالج میں یکم جون کو گیارہ بجے قبل دوپہر ایک علمی لیکچر دے رہے ہیں جو دوست فلسفہ میں شغف رکھتے ہوں وہ وقت پر تشریف لا کر مستفید ہوں۔

(پرنسپل)